وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

اور یاد کرو اللہ کو بہت سا' شاید تمہارا بھلا ہو۔

تفسیر ابن کثیر

علامہ عماالدین ابن کثیر

مترجم

مولانا محمد صاحب جوناگڑھی

الْجُمُعَة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

صحیح مسلم میں حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون پڑھا کرتے تھے۔

علم اللہ عطا کرتا ہے:

ہر بے زبان اور ناطق چیز اللہ تعالیٰ عزوجل کی پاکیزگی بیان کرتی رہتی ہے' جیسے اور جگہ بھی فرمایا ہے:

وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلاَّ يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ (17:44)

کوئی چیز ایسی نہیں جو اسکی تسبیح اسکی حمد کے ساتھ نہ کرتی ہو'

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ...

آسمان اور زمین کی ہر ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے

تمام مخلوق خواہ آسمان کی ہو خواہ زمین کی اسکی تعریفوں اور پاکیزگیوں کے بیان میں مصروف و مشغول ہے۔

... الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ (١)

جو بادشاہ نہایت پاک ہے غالب و باحکمت ہے۔

وہ آسمان اور زمین کا بادشاہ اور ان دونوں میں اپنا پورا تصرف اور اٹل حکم جاری کرنے والا ہے' وہ تمام نقصانات سے پاک اور بے عیب ہے' تمام صفات کمالیہ کے ساتھ موصوف ہے' وہ عزیز و حکیم ہے۔

اسکی تفسیر کئی بار گزر چکی ہے۔

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ ...

وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا

اُمّیّین سے مراد عرب ہیں' جیسے اور جگہ فرمان باری ہے:

وَقُلْ لِّلَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَـٰبَ وَالْأُمِّيِّينَ ءَأَسْلَمْتُمْ فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوا وَّإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَـٰغُ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ (3:20)

یعنی تو اہل کتاب اور ان ان پڑھ لوگوں سے کہہ دے کہ کا تم نے اسلام قبول کیا؟ اور وہ مسلمان ہو جائیں تو راہ راست پر ہیں اور اگر منہ پھیر لیں تو تجھ پر تو صرف پہنچا دینا ہے اور اپنے بندوں کی پوری دیکھ بھال کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

یہاں عرب کا ذکر اس لیے نہیں کہ غیر عرب کی نفی ہو بلکہ صرف اس لیے ہے کہ ان پر احسان و اکرام بہ نسبت دوسروں کے زیادہ ہے۔

جیسے اور جگہ ہے:

وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ (43:44)

یہ تیرے لیے بھی نصیحت ہے اور تیری قوم کے لیے بھی۔

یہاں بھی قوم کی خصوصیت نہیں کیونکہ قرآن کریم سب جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔

اسی طرح اور جگہ فرمان ہے:

وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ (26:214)

اپنے قرابت دار اور کنبہ والوں کو ڈرا دے۔

یہاں بھی یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آپ کی تنبیہ صرف اپنے گھر والوں کے ساتھ مخصوص ہے بلکہ عام ہے۔

ارشاد باری ہے:

يَأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّى رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا (7:158)

لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

اور جگہ فرمان ہے:

لأُنذِرَكُمْ بِهِ وَمَن بَلَغَ (6:19)

اسکے ساتھ میں تمہیں خبردار کردوں اور ہر اس شخص کو جسے یہ پہنچے۔

اسی طرح قرآن کی بابت فرمایا:

وَمَن يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ (11:17)

تمام گروہ میں سے جو بھی اس کا انکار کرے وہ جہنمی ہے۔

اسی طرح کی اور بھی بہت سی آیتیں ہیں جن سے صاف ثابت ہے کہ حضورؐ کی بعثت تمام روئے زمین کی طرف تھی۔ کل مخلوق کے لیے آپؐ پیغمبر تھے ہر سرخ و سیاہ کی طرف آپؐ نبی بنا کر بھیجے گئے تھے صَلوٰتُ اللہ وَ سَلامُہ عَلَیہِ۔ سورۂ انعام کی تفسیر میں اسکا پورا بیان ہم کر چکے ہیں اور بہت سی آیات و احادیث وارد کی ہیں۔ الحمد اللہ۔

یہاں یہ فرمانا کہ ان پڑھوں یعنی عربوں میں اپنا رسول بھیجنا اس لیے ہے کہ حضرت خلیل اللہ کی دعا کی قبولیت معلوم ہو جائے۔

... يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ

جو انہیں اسکی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے

وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ...

اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے۔

وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (٢)

یقیناً یہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

آپ نے اہل مکہ کے لیے دعا مانگی تھی کہ اللہ تعالیٰ ان میں ایک رسول ان ہی میں سے بھیجے جو انہیں اللہ کی آیتیں پڑھ کر سنائے انہیں پاکیزگی سکھائے اور کتاب وحکمت کی تعلیم دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ دعا قبول فرمائی اور جب کہ مخلوق کو نبی اللہ کی سخت حاجت تھی۔

سوائے چند اہل کتاب کے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سچے دین پر قائم تھے اور افراط وتفریط سے الگ تھے باقی تمام دنیا دین حق کو بھلا بیٹھی تھی اور اللہ کی نامرضی کے کاموں میں مبتلا تھی' اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مبعوث فرمایا۔ آپؐ نے ان ان پڑھوں کو اللہ کے کلام کی آیتیں پڑھ کر سنائیں انہیں پاکیزگی سکھائی اور کتاب وحکمت کا معلم بنا دیا۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے۔

سنئے' عرب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کے دعویدار تھے لیکن حالت یہ تھی کہ اصل دین کو خورد برد کر چکے تھے۔ اس میں اس قدر تغیر و تبدل کر دیا تھا کہ توحید شرک سے اور یقین شک سے بدل چکا تھا۔ ساتھ ہی بہت سی اپنی ایجاد کردہ بدعتیں دین اللہ میں شامل کر دی تھیں۔

اسی طرح اہل کتاب نے اپنی کتاب کو بدل دیا تھا۔ ان میں تحریف کر لی تھی اور متغیر کر دیا تھا۔ ساتھ ہی معنی میں بھی الٹ پھیر کر لیا تھا۔

پس اللہ پاک نے حضرت محمدؐ کو عظیم الشان شریعت و کامل مکمل دین دے کر دنیا والوں کی طرف بھیجا کہ اس فساد کی اصلاح کریں' اہل دنیا کو اصل احکام الٰہی پہنچائیں' اللہ کی مرضی اور نامرضی کے احکام لوگوں کو معلوم کرا دیں' جنت سے قریب کرنے والے' عذاب سے نجات دلوانے والے تمام اعمال بتلائیں' ساری مخلوق کے ہادی بنیں اصول و فروع سب سکھائیں' کوئی چھوٹی بڑی بات باقی نہ چھوڑیں تمام شک شبہے سب کے دور کر دیں اور ایسے دین پر لوگوں کو ڈال دیں جس پر ہر بھلائی موجود ہو۔

اس بلند و بالا خدمت کے لئے آپؐ میں وہ برتریاں اور بزرگیاں جمع کر دیں جو نہ آپؐ سے پہلے کسی میں تھیں نہ آپؐ کے بعد کسی میں ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ ہمیشہ درود و سلام نازل فرماتا رہے' آمین!

وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ...

اور دوسروں کے لیے بھی انہی میں سے جو اب تک ان سے نہیں ملے۔

دوسری آیت کی تفسیر میں حضرت ابو ہریرہؓ سے صحیح بخاری میں مروی ہے کہ ہم آنحضرتؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ پر سورۂ جمعہ نازل ہوئی۔ جب آپؐ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی تو لوگوں نے پوچھا کہ **اخرین منھم** سے کیا مراد ہے؟

تین مرتبہ حضورؐ سے سوال ہوا تب آپؐ نے اپنا ہاتھ حضرت سلمان فارسیؓ کے سر پر رکھا اور فرمایا:

لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ مِنْ هؤُلَاءِ

اگر ایمان ثریا کے ستارے کے پاس ہوتا تو بھی ان لوگوں میں سے ایک یا کئی ایک پا لیتے۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ یہ سورت مدنی ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حضورؐ کی پیغمبری تمام دنیا والوں کی طرف ہے صرف عرب کے لیے ہی مخصوص نہیں کیونکہ آپؐ نے اس آیت کی تفسیر میں فارس والوں کو فرمایا۔ اس عام بعثت کی بناء پر آپؐ نے فارس و روم کے بادشاہوں کے نام اسلام قبول کرنے کے فرامین بھیجے۔

حضرت مجاہدؒ بھی فرماتے ہیں اس سے مراد عجمی لوگ ہیں یعنی عرب کے علاوہ لوگ جو حضورؐ پر ایمان لائیں اور آپکی وحی کی تصدیق کریں۔

ابن ابی حاتم کی حدیث میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا:

اب سے تین تین پشتوں کے بعد آنے والے میرے امتی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر آپؐ نے اس آیت کی تلاوت کی۔

... وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (٣)

اور وہی ہے غالب باحکمت۔

وہ اللہ عزت والا حکمت والا ہے' اپنی شریعت اور تقدیر میں غالب باحکمت ہے۔

ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاء ...

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے اپنا فضل دے۔

... وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (٤)

اللہ تعالیٰ بہت بڑے فضل کا مالک ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسکا فضل ہے یعنی آنحضرتؐ کو ایسی زبردست عظیم الشان نبوت کے ساتھ سرفراز فرمانا اور اس فضل عظیم سے بہرہ ور کرنا' یہ خاص اللہ کا فضل ہے۔ اللہ اپنا فضل جسے چاہے دے' وہ بہت بڑے فضل و کرم والا ہے۔

یہود کی مذمت:

مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا ...

جن لوگوں کو تورات پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا پھر انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا

ان آیتوں میں یہودیوں کی مذمت بیان کی گئی ہے کہ انہیں تورات دی گئی اور عمل کرنے کے لئے انہوں نے لی' پھر عمل نہ کیا۔

... كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ...

انکی مثال اس گدھے کی سی ہے جو بہت سی کتابیں لادے ہو۔

فرمایا جاتا ہے کہ انکی مثال گدھے کی سی ہے کہ اگر اس پر کتابوں کا بوجھ لاد دیا جائے تو اسے یہ تو معلوم ہے کہ اس پر کوئی بوجھ ہے لیکن یہ نہیں جانتا کہ اس میں کیا ہے؟

اسی طرح یہ یہود ہیں کہ ظاہری الفاظ تو خوب رٹے ہوتے ہیں لیکن نہ تو یہ معلوم ہے کہ مطلب کیا ہے نہ اس پر انکا عمل ہے بلکہ اور تبدیل و تحریف کرتے رہتے ہیں۔ پس دراصل یہ اس بے سمجھ جانور سے بھی بدتر ہیں کیونکہ اسے قدرت نے سمجھ ہی نہیں دی لیکن یہ سمجھ رکھتے ہوئے پھر بھی اس کا استعمال نہیں کرتے۔

اسی لیے دوسری آیت میں فرمایا گیا ہے:

أُولَـئِكَ كَالأَنْعَـمِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَـئِكَ هُمُ الغَـفِلُونَ (7:179)

یہ لوگ مثل چوپایوں کے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بہکے ہوئے یہ غافل لوگ ہیں۔

... بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ ...

اللہ کی باتوں کو جھٹلانے والوں کی بڑی بری مثال ہے۔

... وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (٥)

اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

یہاں فرمایا اللہ کی آیتوں کے جھٹلانے والوں کی بری مثال ہے' ایسے ظالم اللہ کی رہنمائی سے محروم رہتے ہیں۔

مسند احمد میں ہے جو شخص جمعہ کے دن امام کے خطبہ کی حالت میں بات کرے وہ مثل گدھے کے ہے جو کتابیں اٹھائے ہوئے ہو' اور جو اسے کہے کہ چپ رہ اسکا بھی جمعہ جاتا رہا۔

قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا ...

کہدے کہ اے یہودیو!

... إِن زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَاء لِلَّهِ مِن دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (٦)

اگر تمہارا دعویٰ ہے کہ تم اللہ کے دوست ہو دوسرے لوگ نہیں تو تم موت کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے یہودیو اگر تمہارا دعویٰ ہے کہ تم حق پر ہو اور آنحضرتؐ اور آپکے اصحاب ناحق پر ہیں تو آؤ اور دعا مانگو کہ کہ ہم دونوں میں سے جو ناحق پر ہو اللہ اسے موت دے۔

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ...

یہ ہرگز موت کی تمنا نہ کریں گے بوجہ ان اعمال کے جو اپنے آگے اپنے ہاتھوں بھیج رکھے ہیں۔

... وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ (٧)

یہ ناانصاف اللہ تعالیٰ کو خوب معلوم ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہوں نے جو اعمال آگے بھیج رکھے ہیں وہ انکے سامنے ہیں مثلاً کفر' فسق و فجور' ظلم' نافرمانی وغیرہ' اس وجہ سے ہماری پیشین گوئی ہے کہ وہ اس پر آمادگی نہیں کریں گے ان ظالموں کو اللہ بخوبی جانتا ہے۔

سورۂ بقرہ کی آیت قل ان کانت ... بما یعلمون (2:94-96) کی تفسیر میں یہودیوں کے اس مباہلے کا پورا ذکر ہم کر چکے ہیں اور وہیں یہ بھی بیان کر دیا ہے کہ مراد یہ ہے کہ اپنے اوپر اگر خود گمراہ ہوں یا اپنے مقابل پر اگر وہ گمراہ ہوں تو موت کی بددعا کریں' جیسے کہ نصرانیوں کے مباہلے کا ذکر سورۂ آل عمران میں گزر چکا ہے۔ ملاحظہ ہو تفسیر سورۂ مریم آیت فمن حاجک (3:61)

مشرکین سے بھی مباہلہ کا اعلان کیا گیا تھا' ملاحظہ ہو تفسیر سورۂ مریم آیت

قُلْ مَن كَانَ فِي الضَّلَـلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَـنُ مَدّاً (19:75)

اے نبی! ان سے کہہ دے کہ جو گمراہی میں ہو رحمٰن اسے اور بڑھا دے۔

مسند احمد میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ابوجہل لعنۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اگر محمد کو کعبہ کے پاس دیکھوں گا تو اسکی گردن ناپوں گا۔ جب یہ خبر حضورؐ کو پہنچی تو آپؐ نے فرمایا:

لَوْ فَعَلَ لَأَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عِيَانًا

اگر یہ ایسا کرتا تو سب کے دیکھتے فرشتے اسے پکڑ لیتے۔

وَلَوْ أَنَّ الْيَهُودَ تَمَنَّوُا الْمَوْتَ لَمَاتُوا وَرَأَوْا مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ،

اور اگر یہود میرے مقابلے میں آ کر موت طلب کرتے تو یقیناً وہ مر جاتے اور اپنی جگہ جہنم میں دیکھ لیتے'

وَلَوْ خَرَجَ الَّذِينَ يُبَاهِلُونَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَرَجَعُوا لَا يَجِدُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا

اور اگر مباہلہ کے لیے لوگ نکلتے تو وہ لوٹ کر اپنے اہل وعیال کو ہرگز نہ پاتے۔

یہ حدیث بخاری' ترمذی اور نسائی میں بھی موجود ہے۔

قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ...

کہہ دے کہ جس موت سے تم بھاگتے پھرتے ہو وہ تو تمہیں پہنچ کر ہی رہے گی

... ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ...

پھر تم سب چھپے کھلے کے جاننے والے اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے

... فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (٨)

اور وہ تمہیں تمہارے کئے ہوئے تمام کام بتلا دے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے موت سے تو کوئی بچ ہی نہیں سکتا جیسے سورۂ نساء میں ہے:

أَيْنَمَا تَكُونُواْ يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ (4:78)

تم جہاں بھی ہو وہاں تمہیں موت پا ہی لے گی گو مضبوط محلوں میں ہو۔

معجم طبرانی کی ایک مرفوع حدیث میں ہے موت سے بھاگنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے ایک لومڑی ہو جس پر زمین کا کچھ قرض ہو وہ اس خوف سے کہ کہیں یہ مجھ سے مانگ نہ بیٹھے بھاگتے بھاگتے تھک جائے تب اپنے بھٹ میں گھس جائے جہاں گھسی اور زمین نے پھر اس سے تقاضا کیا کہ لومڑی میرا قرض ادا کر۔ وہ پھر وہاں سے دم دبائے ہوئے تیزی سے بھاگی۔ آخر یونہی بھاگتے بھاگتے ہلاک ہوگئی۔

جمعہ کا معنی اور مفہوم:

جمعہ کا لفظ جمع مشتق ہے' وجہ اشتقاق یہ ہے کہ اس دن مسلمان بڑی بڑی مساجد میں اللہ کی عبادت کے لیے جمع ہوتے ہیں اور یہ بھی وجہ ہے کہ اس دن تمام مخلوق کامل ہوئی۔ چھ دن میں ساری کائنات بنائی گئی ہے چھٹا دن جمعہ کا ہے۔

اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے' اسی دن جنت میں بسائے گئے' اور اسی دن وہاں سے نکالے گئے۔

اسی دن میں قیامت قائم ہوگی۔

اس دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اس وقت مومن بندہ اللہ تعالیٰ سے جو طلب کرے اللہ تعالیٰ اسے عنایت فرماتا ہے' جیسے صحیح احادیث میں آیا ہے۔

ابن ابی حاتم میں ہے کہ رسول اللہؐ نے حضرت سلمانؓ سے پوچھا جانتے ہو جمعہ کا دن کیا ہے؟ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اسکے رسولؐ کو زیادہ علم ہے۔ آپؐ نے فرمایا:

اسی دن تیرے ماں باپ (یعنی آدم وحوا) کو اللہ تعالیٰ نے جمع کیا یا یوں فرمایا کہ تمہارے باپ کو جمع کیا۔

جمعہ کے فضائل:

پہلے اسے یوم العروبہ کہا جاتا تھا۔ پہلی امتوں کو بھی ہر سات دن میں ایک دن دیا گیا تھا' لیکن جمعہ کی ہدایت انہیں نہ ہوئی۔ یہودیوں نے ہفتہ پسند کیا جس میں مخلوق کی پیدائش شروع بھی نہ ہوئی تھی۔ نصاریٰ نے تو اتوار اختیار کیا جس میں مخلوق کی پیدائش کی ابتدا ہوئی ہے اور اس امت کے لئے اللہ تعالیٰ نے جمعہ کو پسند فرمایا جس دن میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پورا کیا تھا جیسے صحیح بخاری کی حدیث میں ہے:

نَحْنُ الْاٰخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، ثُمَّ إِنَّ هَذَا يَوْمَهُمُ الَّذِي فَرَضَ اللهُ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللهُ لَهُ، فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ، الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ

ہم دنیا میں آنے کے اعتبار سے تو سب کے پیچھے ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے' سوائے اس کے کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب اللہ دی گئی۔ پھر انکے اس دن میں انہوں نے اختلاف کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں راہ راست دکھائی۔ پس لوگ اس میں بھی ہمارے پیچھے ہیں یہودی کل اور نصرانی پرسوں۔

مسلم میں اتنا اور بھی ہے:

وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَقْضِيُّ بَيْنَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ

قیامت کے دن تمام مخلوق میں سے سب سے پہلے فیصلہ ہمارے بارے میں کیا جائے گا۔

جمعہ کے مسائل:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِي لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ ...

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جمعہ کے دن نماز کی اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف جلدی آ جایا کرو

یہاں اللہ تعالیٰ مومنوں کو جمعہ کے دن اپنی عبادت کے لیے جمع ہونے کا حکم دے رہا ہے۔ جیسے کہ اس آیت میں سعی سے مراد یہاں دوڑنا نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ نماز کے لئے قصد کرو چل پڑو کوشش کرو کام کاج چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہو جاؤ جیسے کہ اس آیت میں سعی کوشش کے معنی میں ہے:

وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَى لَهَا سَعْيَهَا (17:19)

جو شخص آخرت کا ارادہ کرے پھر اس کے لیے کوشش بھی کرے۔

حضرت عمر بن الخطابؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأت میں بجائے فاسعوا کے فامضوا ہے۔

یہ یاد رہے کہ نماز کے لیے دوڑ کر جانا منع ہے۔

بخاری و مسلم میں ہے:

إِذَا سَمِعْتُمُ الْإِقَامَةَ فَامْشُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ وَالْوَقَارَ وَلَا تُسْرِعُوا، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا

جب تم اقامت سنو تو نماز کے لیے سکینت اور وقار کے ساتھ چلو دوڑو نہیں جو پاؤ پڑھ لو جو فوت ہوا ادا کر لو۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آپؐ نماز میں تھے جو لوگوں کے پاؤں کی آہٹ زور سے سنی۔ فارغ ہو کر فرمایا کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا حضرت ہم جلدی جلدی نماز میں شامل ہوئے۔ فرمایا:

فَلَا تَفْعَلُوا، إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَامْشُوا وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا

ایسا نہ کرو نماز کو اطمینان کے ساتھ چل کر آؤ جو پاؤ پڑھ لو جو چھوٹ جائے پوری کر لو۔

حضرت حسنؒ فرماتے ہیں:

اللہ کی قسم یہاں یہ حکم نہیں کہ دوڑ کر نماز کے لیے آؤ یہ تو منع ہے بلکہ مراد اور نیت اور خشوع و خضوع ہے۔

حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں اپنے دل اور اپنے عمل سے کوشش کرو۔

جمعہ کے لیے آنے والے کو غسل بھی کرنا چاہیے:

بخاری ومسلم میں ہے:

إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ

جب تم میں سے کوئی جمعہ کی نماز کے لیے جانے کا ارادہ کرے وہ غسل کرلیا کرے۔

اور حدیث میں ہے:

غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

جمعہ کے دن کا غسل ہر بالغ پر واجب ہے۔

اور روایت میں ہے کہ ہر بالغ پر ساتویں دن سر اور جسم کا دھونا ہے۔

صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ وہ دن جمعہ کا دن ہے۔

سنن اربعہ میں ہے:

مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ، وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ أَجْرُ سَنَةٍ صِيَامُهَا وَقِيَامُهَا

جو شخص جمعہ کے دن اچھی طرح غسل کرے اور سویرے سے ہی مسجد کی طرف چل دے پیدل جائے سوار نہ ہو اور امام سے قریب ہو کر بیٹھے خطبے کو کان لگا کر سنے لغو نہ کرے تو اسے ہر ہر قدم کے بدلے سال بھر کے روزوں اور سال بھر کے قیام کا ثواب ہے۔

بخاری ومسلم میں ہے:

مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْأُولَى فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً،
وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً،
وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ،
وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً،
وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً،

جو شخص جمعہ کے دن جنابت کے غسل کی طرح غسل کر کے اول ساعت میں جائے اس نے گویا ایک اونٹ اللہ کی راہ میں قربان کیا' دوسری ساعت میں جانے والا مثل گائے کی قربانی کرنے والے کے ہے' تیسری ساعت میں جانے والا بھیڑ کی قربانی کرنے والے جیسا ہے' چوتھی ساعت میں جانے والا مرغ راہ اللہ میں تصدق کرنے والے کی طرح ہے' پانچویں ساعت میں جانے والا انڈا راہ للہ دینے والے جیسا ہے۔

فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ

پھر جب امام آجائے تو فرشتے خطبہ سننے کے لیے حاضر ہو جاتے ہیں۔

مستحب ہے کہ:

- جمعہ کے دن اپنی طاقت کے مطابق اچھا لباس پہنے
- خوشبو لگائے
- مسواک کرے
- اور صفائی اور پاکیزگی کے ساتھ جمعہ کی نماز کے لیے آئے۔

اس حدیث میں غسل کے بیان کے ساتھ ہی مسواک کرنا اور خوشبو ملنا بھی ہے۔

مسند احمد میں ہے:

مَن اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَسَّ مِنْ طِيبِ أَهْلِهِ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَسْجِدَ فَيَرْكَعَ إِنْ بَدَا لَهُ وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا، ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتَّى يُصَلِّيَ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى

ابوداؤد اور ابن ماجہ میں ہے حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ سے منبر پر بیان فرماتے سنا:

مَا عَلَى أَحَدِكُمْ لَوِ اشْتَرَى ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوَى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهِ

تم میں سے کسی پر کیا حرج ہے اگر وہ اپنے روزمرہ کے محنتی لباس کے علاوہ دو کپڑے خرید کر جمعہ کے لیے مخصوص کر رکھے۔
حضورؐ نے یہ فرمان اس وقت فرمایا جب لوگوں پر وہی معمولی چادریں دیکھیں، تو فرمایا کہ اگر طاقت ہو تو ایسا کیوں نہ کرلو۔

جمعہ کی آذان:

... إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ ...

جس اذان کا یہاں اس آیت میں ذکر ہے اس سے مراد وہ اذان ہے جو امام کے منبر پر بیٹھ جانے کے بعد ہوتی ہے۔

نبیؐ کے زمانے میں یہی اذان تھی۔ جب آپؐ گھر سے تشریف لاتے، منبر پر جاتے اور آپؐ کے بیٹھ جانے کے بعد آپؐ کے سامنے یہ اذان ہوتی تھی۔

اس سے پہلے کی اذان حضورؐ کے زمانے میں نہ تھی اسے امیر المومنین حضرت عثمان بن عفانؓ نے صرف لوگوں کی کثرت کو دیکھ کر زیادہ کیا۔

صحیح بخاری میں ہے نبیؐ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کے زمانے میں جمعہ کی اذان صرف اسی وقت ہوتی تھی جب امام منبر پر خطبہ دینے کے لیے بیٹھ جاتے۔

حضرت عثمانؓ کے زمانے میں جب لوگ بہت زیادہ ہو گئے تو آپؓ نے دوسری اذان ایک الگ مکان پر کہلوانی زیادہ کی۔
اس مکان کا نام زوراء تھا مسجد سے قریب سب سے بلند یہی مکان تھا۔

حضرت مکحولؒ سے ابن ابی حاتم میں روایت ہے:

اذان صرف ایک ہی تھی جب امام آتا تھا اس کے بعد صرف تکبیر ہوتی تھی جب نماز کھڑی ہونے لگے اسی اذان کے وقت خرید و فروخت حرام ہوتی ہے۔ حضرت عثمانؓ نے اس سے پہلے کی اذان کا حکم صرف اس لیے دیا تھا کہ لوگ جمع ہو جائیں۔

جمعہ میں آنے کا حکم آزاد مردوں کو ہے عورتوں، غلاموں اور بچوں کو نہیں۔ مسافر، مریض اور تیماردار اور ایسے ہی اور عذر والے بھی معذور کیے گئے ہیں جیسے کہ کتب فروع میں اسکا ثبوت موجود ہے۔

جمعہ کے لئے خرید وفروخت چھوڑ دو:

وَذَرُوا الْبَيْعَ

اور خرید وفروخت چھوڑ دو

ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ (٩)

یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم کو سمجھ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بیع کو چھوڑ دو یعنی ذکر اللہ کے لیے چل پڑو تجارت کو ترک کردو جب نماز جمعہ کی اذان ہو جائے۔

علماء کرام کا اتفاق ہے کہ اذان کے بعد خرید وفروخت حرام ہے۔

اس میں اختلاف ہے کہ دینے والا اگر دے تو وہ بھی صحیح ہے یا نہیں؟ ظاہر آیت سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی صحیح نہ ٹھہرے گا' واللہ اعلم۔

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّهِ ...

پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو

پھر فرماتا ہے بیع کو چھوڑ کر ذکر اللہ اور نماز کی طرف تمہارا آنا ہی تمہارے حق میں دین دنیا کی بہتری کا باعث ہے اگر تم میں علم ہو۔ ہاں جب نماز سے فراغت ہو جائے تو اس مجمع سے چلے جانا اور اللہ کے فضل کی تلاش میں لگ جانا تمہارے لیے حلال ہے۔

عراک بن مالک جمعہ کی نماز سے فارغ ہو کر لوٹ کر مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے اور یہ دعا پڑھتے۔

اللھم انی اجبت دعوتک و صلیت فریضتک و انتشرت کما امرتنی فارزقنی من فضلک و انت خیر الرازقین

اے اللہ میں نے تیری آواز پر حاضری دی اور تیری فرض کردہ نماز ادا کی پھر تیرے حکم کے مطابق اس مجمع سے اٹھ آیا اب تو مجھے اپنا فضل نصیب فرما تو سب سے بہتر روزی رساں ہے۔ ابن ابی حاتم

اس آیت کو پیش نظر رکھ کر بعض سلف صالحین نے فرمایا ہے کہ جو شخص جمع کے دن نماز جمعہ کے بعد خرید وفروخت کرے اسے اللہ تعالیٰ ستر حصے زیادہ برکت دے گا۔

وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (١٠)

اور بکثرت اللہ کا ذکر کیا کرو تا کہ تم فلاح پالو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خرید وفروخت کی حالت میں بھی ذکر اللہ کیا کرو دنیا کے نفع میں اس قدر مشغول نہ ہو جاؤ کہ اخروی نفع بھول بیٹھو۔

حدیث میں ہے:

جو شخص بازار جائے اور وہاں

لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ،

پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک لاکھ نیکیاں لکھتا ہے اور ایک لاکھ برائیاں معاف فرماتا ہے۔

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کثیر الذکر اسی وقت کہلاتا ہے جبکہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر وقت اللہ کی یاد کرتا رہے۔

جمعہ اور تجارت:

وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا ...

اور جب کوئی سودا بکتا دیکھیں یا کوئی تماشا نظر آ جائے تو اسکی طرف دوڑ جاتے ہیں اور تجھے کھڑا ہی چھوڑ دیتے ہیں۔

مدینہ میں جمعہ والے دن تجارتی مال کے آ جانے کی وجہ سے جو حضرات خطبہ چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے تھے انہیں اللہ تعالیٰ عتاب کر رہا ہے کہ یہ لوگ جب کوئی تجارت یا کھیل تماشا دیکھ لیتے ہیں تو اسکی طرف چل کھڑے ہوتے ہیں اور تجھے خطبہ میں ہی کھڑا چھوڑ دیتے ہیں۔

حضرت مقاتل بن حیانؒ فرماتے ہیں یہ مال تجارت دحیہ بن خلیفہؓ کا تھا۔ جمعہ والے دن آیا اور شہر میں خبر کے لیے طبل بجنے لگا۔ حضرت دحیہؓ اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے۔ طبل کی آواز سن کر سب لوگ اٹھ کھڑے ہوئے صرف چند آدمی رہ گئے۔

مسند احمد میں ہے صرف بارہ آدمی رہ گئے باقی لوگ اس تجارتی قافلہ کی طرف چل دیئے جس پر یہ آیت اتری۔

مسند ابویعلی میں اتنا اور بھی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا اگر یہ بھی باقی نہ رہتے اور سب اٹھ کر چلے جاتے تو تم سب پر یہ وادی آگ بن کر بھڑک اٹھتی۔ جو لوگ حضورؐ کے پاس سے نہیں گئے تھے ان میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ بھی تھے۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جمعہ کا خطبہ کھڑے ہو کر دینا چاہیے۔

صحیح مسلم میں ہے نبیؐ جمعہ کے دن دو خطبے دیتے تھے درمیان میں بیٹھ جاتے تھے قرآن پڑھتے تھے اور لوگوں کو تذکیر و نصیحت فرماتے تھے۔

یہاں یہ بات بھی معلوم رہنی چاہیے کہ یہ واقعہ بقول بعض کے اس وقت کا ہے جب آنحضرتؐ جمعہ کی نماز کے بعد خطبہ دیا کرتے تھے۔

مراسیل ابوداؤد میں ہے:

رسول اللہؐ خطبہ سے پہلے جمعہ کی نماز پڑھا کرتے تھے جیسے عیدین میں ہوتا ہے یہاں تک کہ ایک مرتبہ آپؐ خطبہ سنا رہے تھے کہ ایک شخص نے آ کر کہا دحیہ بن خلیفہ مال تجارت لے کر آ گیا ہے۔ یہ سن کر سوائے چند لوگوں کے اور سب اٹھ کھڑے ہوئے۔

قُلْ مَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ

تو کہہ دے کہ اللہ کے پاس جو ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہے۔

وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ (١١)

اور اللہ تعالیٰ بہترین روزی رساں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے نبی انہیں خبر سنا دو کہ دار آخرت کا ثواب جو عند اللہ ہے وہ کھیل تماشوں سے خرید و فروخت سے بہت ہی بہتر ہے۔ توکل اللہ پر رکھ کر طلب رزق اوقات اجازت میں جو کرے اللہ اسے بہترین طریق پر روزیاں دے گا۔

© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com